اللہ و رسول کے لیے لفظ

عشق

کا استعمال کرنا کیسا؟

جلال الدین احمد امجدی رضوی

مدرس جامعہ قادریہ رضویہ ردرور منڈل ضلع نظام آباد تلنگانہ الھند

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

اللہ و رسول کے لیے لفظ

عشق

کا استعمال کرنا کیسا؟

جلال الدین احمد امجدی رضوی

مدرس جامعہ قادریہ رضویہ ردرور منڈل ضلع نظام آباد تلنگانہ الھند

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نام:

اللہ ورسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال

از قلم:

جلال الدین احمد امجدی رضوی

مدرس جامعہ قادریہ رضویہ ردرورمنڈل ضلع نظام آباد تلنگانہ الھند

سنہ اشاعت:

جمادی الأخرہ ۱۴۴۴ھ

DECEMBER 2022

صفحات:

56

OUR DESIGNING PARTNER

PS graphics

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کررہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے

عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

حضور ﷺ کے لئے لفظ عشق یا عاشق استعمال کرنا کیسا ہے؟

سوال:

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام مسئلہ ہذا میں کہ:

سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو تیزی سے وائرل ہو رہی ہے جس میں فضیلۃ الشیخ قاری صہیب احمد میر محمدی کہہ رہا ہے کہ محبت کے دس مراتب ہیں جس میں ایک مرتبہ عشق کا ہے جو غلط محبت ہے قرآن پڑھیے پورے قرآن مجید میں ایک مرتبہ بھی لفظ عشق استعمال نہیں ہوا اور جملہ کتب احادیث نکالیے بخاری مسلم سنن ابن ماجہ سنن جامع ترمذی سنن ابوداود وغیرہ ایک حدیث صحیح میں اللہ کے رسول نے لفظ عشق استعمال نہیں کیا یا تیسری بات ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ حجۃ الوداع کے موقع پر موجود تھے کسی ایک صحابی نے اللہ کے رسول کے بارے میں یہ لفظ نہیں کہا کہ میں اللہ کے رسول کا عاشق ہوں چوتھی بات میدان عرفات میں ایک شخص کو حضرت عبداللہ بن عباس نے دیکھا کہ وہ تنکا بنا ہوا ہے تو لوگوں سے پوچھا اس کا کیا مسئلہ ہے کہنے والے نے کہا اس کو عشق ہو گیا ہے صحابی کہتے ہیں میں بھی اسی وقت میدان عرفات میں موجود تھا دیکھ رہا تھا کہ عبداللہ بن

عباس ایک ہی دعا بار بار کہہ رہے ہیں اللھم انی اعوذبك من العشق یا اللہ زندگی میں مجھے یہ بیماری نہ لگانا پانچویں بات ماں کتنا معزز رشتہ ہے بیٹی اور بہن کوئی شخص اپنی ماں بیٹی اور بہن کے لیے یہ لفظ استعمال نہیں کرتا مومن دانشمند عقلمند کیوں نہیں استعمال کرتا کیونکہ یہ پاکیزہ لفظ نہیں ہے یہ لفظ غلط لوگوں کا ہے اگر میں اور آپ اپنے والدہ اپنی بہن بیٹی کے لیے یہ لفظ استعمال نہیں کر سکتے ہیں پھر قرآن میں اس کا تذکرہ نہیں آیا اور نا ہی احادیث میں آیا ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ نے استعمال نہیں کیا دین کا مسلم میرے لئے جائز نہیں کہ میں پیغمبر اسلام کے بارے میں کہوں کہ میں عاشق رسول ھوں ہمیں کہنا چاہیے میں محب رسول ہوں میں مطیع رسول ہوں میں مطیع رسول ہوں. اس کے متعلق مدلل رد تحریر فرمائیں۔

قرآن واحادیث کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

الجواب:

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

الجواب بعون الملک الوہاب

مذکورہ بالا صورت مستفسرہ میں جواب یہ ہے کہ:

لفظ عشق غلط محبت کا نام نہیں ہے کیوں کہ محبت جب پختہ، مضبوط اور بڑھتی

ہے تو اسی کا نام عشق ہے۔

جیساکہ مصباح المنیر میں ہے:

العشق الإفراط في المحبة .

(المصباح المنير، جلد 2، صفحه 412، لفظ عشق ، المكتب العلميه بيروت)

اسی طرح لسان العرب اور تاج العروس میں ہے۔

اور عشق کے لغوی معنی ہیں کسی شئ کے ساتھ دل کا وابستہ ہوجانا المنجد میں ہے کہ عشق و عشقا و معشقا معلق به قلبه(جس کے ساتھ دل لگ جائے) چنانچہ عشق بالشئ کے معنی ہیں لصق به (وہ اس کے ساتھ چمٹ گیا)

عشق کا لفظ ماخوذ ہے عشقہ سے اور وہ ایک پودا ہے جو سرسبز و شاداب ہوتا ہے لیکن پھر مرجھا جاتا ہے اور زرد پڑجاتا ہے۔ ہندی میں ''عشق پیچاں' ایک بیل کو کہتے ہیں جو درخت سے لپٹ جاتی ہے اور اس کو بے برگ و بار کر دیتی ہے پھر وہ زرد ہوجاتا ہے اور کچھ دنوں کے بعد خشک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عشق جب قلب عاشق میں سما جاتا ہے تو اس کو زرد چہرہ اور لاغر بدن بنا دیتا ہے۔ اردو زبان میں اس بیل کو؟آکاش بیل'' کہتے ہیں۔

بعض کا خیال ہے کہ عشق کا لفظ غیر مشتق ہے، وہ خود اپنا مادہ ہے۔۔ قاموس میں عشق کو جنوں کا ایک حصہ بتایا ہے۔

شیخ الاسلام والمسلمین امام احمد رضا علیہ الرحمہ علامہ احمد بن محمد منیر السکندری کی کتاب الانتصاف کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

اقول : وظاهر ان منشاء الحكم لفظ يعشقني دون ادعائه لنفسه الاترى الى قوله أن العبارة الصحيحة يحبني ثم الظاهر انتكون العبارة بواو العطف كقوله احبه ويحبنى فيكون الحكم لاجل قوله يعشقني والا فلا يظهر له وجه بمجرد قوله اعشقه.

(میں کہتا ہوں) ظاہر یہ ہے کہ منشائے حکم لفظ یعشقنی ہے نہ کہ وہ لفظ جس میں اپنی ذات کے لئے دعوی عشق کیا گیا ہے کیا تم اس قول کو نہیں دیکھتے کہ صحیح عبارت "یحبنی "ہے پھر ظاہر ہے کہ عبارت واؤ عاطفہ کے ساتھ ہے جیسے اس کا قول ہے احبه یحبنی یعنی میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے پھر حکم اس کے یعشقنی کہنے کی وجہ سے ہے ورنہ اس کے صرف اعشقہ کہنے سے کوئی امتناعی وجہ ظاہر نہیں ہوتی

فالمحبة في اللغة اذا تاكدت سميت عشقا فمن

تاكدت محبته الله تعالى وظهرت آثار تأكدها عليه من استيعاب الأوقات في ذكره وطاعته فلا يمنع ان تسمى محبته عشقا اذ العشق ليس الا المحبة البالغة

ترجمہ: محبت بمعنی لغوی جب پختہ اور موکد ہو جائے تو اسی کو عشق کا نام دیا جاتا ہے پھر جس کی اللہ تعالی سے پختہ محبت ہو جائے اور اس پر پختگی محبت کے آثار ظاہر ہو جائیں (نظر آنے لگیں) کہ وہ ہمہ اوقات اللہ تعالی کے ذکر و فکر اور اس کی اطاعت میں مصروف رہے تو پھر کوئی مانع نہیں کہ اس کی محبت کو عشق کہا جائے کیونکہ محبت ہی کا دوسرا نام عشق ہے۔

(فتاوی رضویه ج 21 ص 115 رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بزرگانِ دین کے اقوال عشق کے متعلق

احمد بن یحیی سے جب پوچھا گیا کہ عشق اور محبت دونوں میں سے کون زیادہ قابل ستائش ہے۔ توانہوں نے کہا کہ الحب (محبت) لان العشق فیه افراط چونکہ عشق میں زیادہ افراط ہوتا ہے۔

بعض عارفین کا قول ہے:

العشق تجاوز عن الحد في المحبة

عشق محبت میں حد سے تجاوز کرنا ہے

بعض نے کہا:

العشق عبارة عن إفراط المحبة و شدتها والمحبة إذا شتدث و قويت سميت عشقا

عشق افراط محبت یا شدت محبت کا نام ہے۔ محبت جب شدید ہو جاتی ہے اور قوی ہو جاتی ہے تو اس کا نام عشق ہو جاتا ہے

عشق افراط محبت گفتہ اند

اندریں معنی چہ نیکو سفتہ اند

عشق محبت کی افراط اور زیادتی کا نام ہے اور اس کام میں کئی نیکوکار بھی مبتلا ہیں

ڈاکٹر اقبال لفظ عشق کا استعمال اس طور پر کرتے ہیں:

عشق کی آگ جست نے طے کر دیا قصہ تمام
اس زمین و آسماں کو بیکراں سمجھا تھا میں
صدق خلیل بھی ہے عشق صبر حسین بھی ہے عشق
معرکہء وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اجالا کر دے
ہر کہ عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سامانِ اوست
بحر و بردر گوشہ دامانِ اوست
نگاہ عشق و مستی میں وہی اوّل وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

عاشق کو وہ مضبوط ارادہ اور یقین محکم حاصل ہوتا ہے کہ اسے کسی طرح کا خوف دامن گیر نہیں ہوتا۔

مومن از عشق است و عشق از مومن است

عشق را ناممکن ما ممکن است

مومن عشق سے ہے اور عشق مومن سے ہے اور عشق کے
لئے ہمارا ناممکن بھی ممکن ہے

شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی نے فرمایا:

حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے عشق کے متعلق فرمایا:

"العشق الالفة رحمانية و الهام شوقى اوجبها اللّٰه على كل ذي روح ليحصل به اللذة العظمى التي لا يقدر على حصولها الا بتلك الألفة وهي موجودة في النفس و مراتبها مقررة عند أربابها فما احد الا عاشق يستال به على قدر طبقة من الخلقولذالك كان اشرف المذاهب، في الدنيا مراتب الذين زهدوا فيها مع كونها معائينة رمالوا الى الآخرة مع كونها من جرابهمعنها بصورة لفظ

(تذکرہ سلوک ص 283)

عشق ایک الفت رحمانی اور الہام شوقی ہے کہ اللہ تعالی نے اس کو ہر ذی روح پر واجب کیا ہے تا کہ عشق ہی کی وجہ سے انہیں

بڑی لذت حاصل ہو۔ جس کو وہ بجز الفت کے اور کسی طرح
حاصل نہیں کر سکتے تھے اور یہ الفت نفس میں موجود ہے اور
اس کے مراتب ارباب الفت کے نزدیک مقرر ہیں ۔ پس
کوئی شخص نہیں مگر وہ کسی نہ کسی ایسی چیز پر عاشق ہوتا ہے جس
سے وہ اپنے طبقے کے لوگوں کی راہ پاتا ہے۔ اس لئے ان
لوگوں کا مرتبہ دنیا میں اشرف ہے جنھوں نے دنیا کو جو سامنے
موجود ہے چھوڑ دیا ہے اور آخرت کی طرف مائل ہو گئے ہیں
جس کا انہوں نے صرف ذکر ہی سنا ہے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

مرد کو چاہئے کہ دریائے عشق میں غواصی کرے اگر اس کی موج مھر اس کو ساحل تک پہنچادے توفقد فاز فوزا اعظیما (وہ بڑی کامیابی کو پہنچ گیا اور اگر نہنگ قہر اس کو نگل جائے توفقد وقع اجرہ علی اللہ (اس کا ثواب اللہ تعالی کے ہاں ثابت ہو گیا) عشق جب دل میں جاتا ہے خون کر دیتا ہے۔ جب یہ آنکھ میں پہنچتا ہے اسے دریا بنا دیتا ہے ، جب کپڑوں میں پہنچتا ہے پھاڑ دیتا ہے، جب جان پر پہنچتا ہے اسے مٹی بنادیتا ہے، جب مال میں پہنچتا ہے تے بنادیتا ہے۔ عشق جنون الہی ہے

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

"العشق نار يقع في القلب فاحرفت، ما سوى المحبوب "

عشق ایک آگ ہے جو دل میں ہوتا ہے اور محبوب کے ماسوا ہر چیز کو جلاڈالتی ہے

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے "عاشق محو عشق و عشق محو در معشوق"

عشق و عاشق محو گردد زیں مقام

خود ہماں معشوق ماند و السلام

اگر عشق و معشوق اس مقام سے فراموش ہو جائیں تو صرف معشوق ہی باقی بچے گا اور بس)

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

" عشق از مواهب است نه ازمكاسب "

(عشق وہبی چیز ہے کسبی چیز نہیں ہے)۔

اس کو مرزا غالب نے یوں الفاظ کا جامہ پہنایا ہے

عشق پر زور نہیں ہے یہ وہ آتش غالب
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

حضرت بندہ نواز گیسو دراز نے فرمایا:

حضرت بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عشق وہبی صرف است و بخششے خاصہ است (عشق تمغہ خدائی ہے اور خاص انعام ہے)۔

ان ہی کا شعر ہے

عشق بازی اختیار ما نہ بود
ہر کہ ایں اخواہند بر سر می نہند

عاشقی ھمارا اختیار نہیں جو اس میں پڑتا ہے اس کو اپنے سر پر بٹھاتا ہے

مولانا مسعود بک چشتی نظامی نے فرمایا:

مولانا مسعود بک چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ نے عشق کے کمالات کو اس طرح واضح کیا ہے:

اے عزیز عشق بدل رود خون کند، وچوں بدیدہ رسد جیحوں کند، وچوں بجامہ رسد چاک کند، وچوں بجاں رسد خاک کند، و

چوں بمال رسد قے کند، العشق جنون الٰی۔

اے عزیز! عشق جب دل میں جاتا ہے خون کر دیتا ہے، جب یہ آنکھ میں پہنچتا ہے اسے دریا بنا دیتا ہے، جب کپڑوں میں پہنچتا ہے پھاڑ دیتا ہے، جب جان میں پہنچتا ہے اسے مٹی بنا دیتا ہے، جب مال میں پہنچتا ہے قے بنا دیتا ہے عشق جنون الٰہی ہے)

حضرت ذوالنون مصری کا قول

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ عاشق صادق کون ہے؟ فرمایا:

اذا رایت رجلا خزین الوجه مفقود القلب ، مغلوب العقل، شديد البكاء ، طالب الموت و الفاء ومع ذلك يراعي الادبو يتفق الاوقات فهو عاشق صادق

جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو پریشان صورت ہو، مفقود القلب ہو، مغلوب العقل ہو، بہت رونے والا، موت کا طلبگار اور فنا کا دلدادہ، اس سب کے باوجود اس میں ادب ہو اور پابند اوقات ہو تو سمجھ لو کہ وہ عاشق صادق ہے

حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحی منیری کا قول:

حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحی منیری سے کسی نے پوچھا کہ عشق کیا ہے؟ فرمایا عشق فرط محبت کو کہتے ہیں، کسی نے دریافت کیا کہ عشق کا رنگ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا" تمام عالم لون از عشق گرند، یعنی تمام جہان عشق کے رنگ سے رنگین ہے۔ پھر آپ نے اشعار پڑھے۔

عشق ام کہ در دو کون و مکان پدید نیست
عنقائے مغربم کہ نشانم پدید نیست
با ابرو و بہ غمزہ جھاں صید کردہ ام
منکر مداں کہ تیر و کمان پدید نیست
چوں آفتاب در رخ ہر ذرہ ظاہرم
از غایت ظہور عیانم پدید نیست
گویم ہر زبان و بر گوش بشنوم
ایں طرفہ تر کہ گوش و زبانم پدید نیست
چوں ہر چہ ہست در ہمہ عالم ہمہ منم
مانند در دو عالم ازانم پدید نیست

میں وہ عشق ہوں کہ میں دونوں جہان میں ظاہر نہیں ہوں، میں

مغرب کے وقت کا عنقا پرندہ ہوں لہذا میرا نشانہ کوئی نہیں
ہے۔ ابرو اور ناز انداز سے میں نے دونوں جہاں کو شکار کر لیا
ہے۔ اے منکر! یہ مت جان کہ میرے تیر و کماں ظاہر نہیں
ہیں میں سورج کی طرح ہر ذرے کے رخ میں ظاہر ہوں۔
میں انتہائے ظہور میں عیاں ہوں لیکن ظاہر نہیں ہوں۔ میں
ہر زبان میں کہتا ہوں اور ہر کان میں سنتا ہوں۔ یہ عجیب بات
ہے کہ میری زبان اور کان ظاہر نہیں ہیں تمام عالم میں جو کچھ
ہے وہ سب میں ہی ہوں دونوں عالم کی طرح کہ وہ مجھ سے ہیں
لیکن ظاہر نہیں ہے

عشق وہ جذبہ ہے کہ جس سے مغلوب ہو کر عاشق وصل محبوب کا نعرہ لگاتا ہے، بے قرار ہو کر خود کو گم کر بیٹھتا ہے۔ جب اس کی ابتدا جان دینے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو اس کی انتہا کا خود اندازہ لگائیں۔ اگر کوئی عشق کا نظارہ کرنا چاہے تو درد دل کو تلاش کرے، جہاں پائے کا عشق نظر آجائے گا۔ عراقی نے سچ کہا:

بعالم هر کجا که درد دل بود
بهم کردند و عشقش نام کردند

جہان میں جہاں کہیں درد دل موجود تھا سب کو جمع کیا اور اس کا نام عشق رکھ

دیا اور حالی نے اس مضمون کو یوں باندھا ہے۔

سنتے تھے جسے عشق یہی ہو گا شاید
خود بخود دل میں ہے اک شخص سمایا جا

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ عشق غلط محبت کا نام نہیں ہے بلکہ عشق محبت کی افراط اور زیادتی کا نام ہے علم ادب میں لفظ خلق کی طرح عشق بھی اچھے اور برے دونوں معنوں میں استعمال ہو سکتا ہے۔ جس طرح خلق کا مذموم پہلو بیان کرنے کے لئے اہل زبان سوء خلق یا خلق بد" کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسی طرح عشق کا مذموم پہلو بیان کرتے ہوئے عشق مجازی یا ہوس" کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جبکہ عشق حقیقی یا عشق کامل وابستگی کے مثبت پہلو کو اجاگر کرتا ہے۔

لفظ "عشق" کو قرآن مجید میں فرط محبت سے تعبیر کیا گیا ہے جس کے متعلق حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں عشق کو فرط محبت سے تعبیر کیا گیا ہے پس ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

والذين امنوا أشد حبالله

یعنی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ سے شدید محبت ہوتی ہے

جب انسان کے قلب پر شدید محبت کا تسلط ہو جاتا ہے تو وہ محبوب کے سوا ہر چیز سے اندھا ہو جاتا ہے۔ محبت اس کے جسم کے تمام اجزاء میں جاری و ساری ہو

جاتی ہے۔اس کی نظر ہر شے میں محبوب ہی کو دیکھتی ہے اور ہر صورت میں اس کو محبوب ہی جلوہ گر نظر آتا ہے۔اس کیفیت کا نام عشق رکھا گیا ہے۔اہل زبان نے کہا ہے کہ محبت جب محویت اور شدت میں ڈھل جائے تو اسے عشق کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے

عشق رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مراد وہی وارفتگی اور جزبہ جان نثاری ہے، جو مطلوب و مقصود قرآن ھے اور جس کا سورہ توبہ میں بیان بھی کیا گیا ھے۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾

یعنی تم فرماؤ: اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا خاندان اور تمہاری کمائی کے مال او ر وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو

یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔(پ 10 سورہ توبہ آیت مبارکہ 24)

اگر کوئی لفظ اس معنی و مفہوم کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔ جو مقصود قرآن ہے، تو پھر اس لفظ کو معنی کے اعتبار سے مقصود قرآن سمجھا جاے گا۔۔

اس لیے "حب رسول" کہ جگہ "عشق رسول" کہنا زیادہ قریب ھو گا۔ جب ھم عشق رسول کہتے ھیں تو مذکورہ بالا آیت مبارکہ کا مفہوم بجلی بن کر ہماری نظروں میں کوند جاتا ھے اور ساری توانائیاں ایک نقطہ "عشق" پر مرکوز ہو جاتی ھیں۔

اور حدیث پاک میں لفظ عشق کے متعلق مسند احمد بن حنبل میں حدیث نمبر ۲۰۴ میں ایک باندی کے تذکرے میں "عشقہا" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

اور سیرت کی کتابوں میں محبت کے بعض واقعات جو ہم پڑھتے ہیں، ان کے لیے ہم اپنی زبان میں عشق سے موزوں لفظ کوئی نہیں پاتے۔ عشق کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی ہیں، انہی کے رویائے صادقہ سے اَذان کا سلسلہ جاری ہوا۔ جس دن آں حضرت ﷺ کا وصال ہوا، وہ مدینہ منورہ سے باہر اپنے باغ میں کام کر رہے تھے۔ ان کے صاحب زادے وہاں پہنچے اور انہیں حضور ﷺ کی خبر وفات سنائی، دل میں عشق

کی ایک موج ابھری اور انہوں نے فوراً دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے، اے اللہ! اگر آج کے بعد میری آنکھوں کو مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھنا نصیب نہیں ہو سکتا تو مجھے نابینا کر دے کہ ان آنکھوں سے اور کسی کو نہ دیکھ سکوں۔

(ترجمان السنه ص،ج1، ص:349)

صلح حدیبیہ کے موقع پر

صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے مصالحت کی غرض سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر مکہ بھیجا۔ تفصیلی بات چیت کے بعد قریش مکہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے یہ پیشکش کی کہ اگر آپ خود عمرہ کرنا چاہتے ہیں تو ہماری طرف سے آپ کو اجازت ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیسے ممکن ہے کہ میرے آقا حضور ﷺ کو طواف سے روک دیا جائے اور میں خود طواف کر لوں؟ قریش مکہ کے دلوں پر یہ بات بجلی بن کر گری۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ غلامانِ رسول ﷺ کو عشق و ادب میں اتنا مقام نصیب ہو چکا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ جب واپس تشریف لائے تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ کیا آپ طواف کر آئے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں وہاں ایک سال بھی ٹھہرا رہتا اور میرے آقا حدیبیہ میں ہوتے تو میں اپنے محبوب ﷺ کے

بغیر طواف نہ کرتا۔

غزوہ بدر کے موقع پر

غزوہ بدر کے موقع پر مقام صفراء میں حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے رسول خدا ﷺ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے اس کو انجام دیجیے ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ خدا کی قسم ہم بنی اسرائیل کی طرح یہ ہرگز نہیں کہیں گے اے موسیٰ! آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ہم تو یہیں بیٹھیں ہیں۔ بلکہ ہم بنی اسرائیل کے برعکس یہ کہیں گے ہم بھی آپ کے ساتھ مل کر جہاد وقتال کریں گے بلکہ ہم آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے لڑیں گے۔ راوی حدیث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ میں نے اس وقت دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور فرطِ مسرت سے چمک اٹھا۔

بنو دینار کی ایک خاتون

بنو دینار کی ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا ایسی تھیں جن کا بھائی، شوہر، اور باپ جنگ احد میں شہید ہو گئے۔ وہ کہتی تھیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت بتلاؤ تو لوگوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بفضلہ تعالیٰ صحیح وسلامت ہیں وہ کہنے لگیں کہ مجھے دکھاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ جب دور سے آقائے

کون و مکان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بے اختیار پکار اٹھیں "کل مصیبۃ بعدک حلل" آپ سلامت ہیں تو سب کچھ برداشت ہے۔

ان واقعات کو علم کی روشنی میں نہ جانچے، کیوں کہ یہ عشق کی اضطراری کیفیت ہے، جس کی تعریف مولانا جامی ان لفظوں میں کرتے ہیں

گہے فرزانہ را دیوانہ سازد
گہے دیوانہ را فرزانہ سازد

اور اگر اس پر اصرار کیا جائے کہ وہی لفظ استعمال کیا جائے، جو قرآن و احادیث نے استعمال کیا ھے، تو سوال کیا جاسکتا ھے۔ کہ لفظ "خدا" لفظ "نماز، " روزہ اور لفظ سود قرآن و احادیث میں کہاں ھیں۔۔۔؟ پس چاھیے کہ عقائد و فقہ کہ اردو اور فارسی کی کتابوں سے ان الفاظ کو نکال دیا جائے اور ان کی جگہ وہی الفاظ استعمال کئے جائیں جو قرآن نے استعمال کیے ھیں، لیکن ایسا نہیں کیا جاے گا۔ حالانکہ احتیاط کا تقاضا تو یہ تھا جو قرآن نے استعمال کیے ھیں انہیں کو استعمال کیا جاتا کیونہ کہ علم و فن کی ہر اصطلاح اپنے الگ معنی و مفہوم رکھتی ھے اور یہ معنی و مفہوم عام لغت میں نہیں بلکہ اس فن کی لغت میں ھی مل سکتے ھیں مگر ایسے الفاظ کے لیے بھی مترادفات کو تسلیم کیا گیا ھے اور بے دھڑک استعمال کیا گیا ھے اور لفظ "عشق" کے لیے یہ احتیاط کہ اسکو قرآن میں تلاش کیا جارھا ھے۔۔۔۔ اگر

اسکو تلاش کیا جاسکتا۔ تو پھر ان الفاظ کو بدرجہ اولی تلاش کیا جانا چاھے جو اوپر مذکور ھوئے

یہ قانون غلط، بے بنیاد اور عام ذہن رکھنے والوں کو متزلزل کرنے والا ہے کہ "جو قرآن و احادیث میں ذکر نہیں کیا گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلیۓ استعمال نہ کیا جائے اور اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جو قرآن و احادیث میں ذکر کیا گیا ہے وہی رسول اللہ ﷺ کیلیۓ استعمال کریں۔ یہ بھی سراسر غلط ہے۔

جب ہم سنی مسلمان نبی پاک ﷺ کیلیۓ عشق اور عاشقان رسول ﷺ کا لفظ استعمال کرتے ہیں تو ہم پر کڑی تنقید کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ عشق کا لفظ بازاری لفظ ہے یہ صنف نازک کیلیئے استعمال کیا جاتا ہے کیا تم لوگ اپنی ماں بہن بیٹی کیلیئے یہ لفظ استعمال کرسکتے ہو کہ بہن کا عاشق ماں کا یا بہن کا۔ اگر نبی پاک ﷺ کیلیئے کوئی لفظ استعمال کرنا ہے تو لفظ پیار یا محبت اسعمال کرو۔ اسکا جواب دینے سے پہلے ہم لفظَ پیار، محبت اور عشق میں فرق دیکھتے ہیں۔

(1) پیار

یہ ہمیں کسی سے بھی ہوسکتا ہے عورت کو مرد سے یا مرد کو عورت سے بھائی کو بہن سے یا بہن کو بھائی سے ماں باپ کو اولاد سے یا اولاد کو ماں باپ سے استاد کو شاگرد سے یا شاگرد کو استاد سے نیک لوگوں سے اللہ سے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم

سے۔ لیکن جب عام طور پر دو پیار کرنے والے لڑکا لڑکی جب انگلش میں ایک جملہ استعمال کرتے ہیں آئی لو یو تو اسکا مطلب ہوتا ہے میں تم سے پیار کرتا ہوں یا کرتی ہوں اسکا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ میں تم سے عشق کرتا ہوں یا عشق کرتی ہوں لڑکا لڑکی عام طور پر ایک دوسرے کو یہی کہتے ہیں میں تم سے پیار کرتا یا کرتی ہوں۔ عشق کا لفظ عام طور پر استعمال نہیں کیا جاتا دو ناسمجھ دل ایک دوسرے کو یہ کہہ کر پیغام دیتے ہیں کہ میں تم سے پیار کرتا یا کرتی ہوں معزرت کے ساتھ کونسا لفظ بازاری ہوا۔ پیار کا یا عشق کا۔ پیار جس سے ہو وہ اسکا یار ہوتا محبت جس سے ہو وہ اسکا محبوب ہوتا ہے اور عشق جس سے ہو وہ اسکا مشتاق ہوتا ہے یعنی ملنے کیلیے بے تاب ہوتا ہے۔ پیار، محبت اور عشق میں کونسا لفظ بازاری ہے میں تو کہوں گا پیار کا لفظ کیونکہ دو ناسمجھ جوان زیادہ تر اپنی گفتگو میں پیار کا لفظ استعمال کرتے ہیں عشق کا نہیں۔

(2) محبت

محبت کا مطلب ہے حب محبت کا معاملہ بھی یہی کہ محبت ہمیں اپنے تمام عزیزوں سے ہو سکتی ہے اپنے پیاروں سے ہو سکتی ہے اللہ رسول سے ہو سکتی ہے، ماں باپ دوست احباب بہن بھائی غرضیکہ ہر کسی سے ہو سکتی دو ناسمجھ دل اس لفظ کا استعمال بھی کرتے ہیں مجھے تم سے محبت ہے پیار ہے جب پیار اور

محبت انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو اس وقت عشق بھی کہتے ہیں

اللہ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حبیب کہہ کر پکارا ہے حبیب وہ ہوتا ہے جس سے حب ہو محبت ہو اور جو محبوب ہو اور جب محبت انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو یہ عشق بن جاتا ہے اور عشق پیار اور محبت سے پاکیزہ جزبہ ہوتا ہے۔ عشق میں کوئی ہوس نہیں ہوتی جبکہ جس سے پیار یا محبت ہو تو عام مرد و عورت کو کوئی نہ کوئی ہوس بھی ضرور ہوتی ہے چاہے جسموں کے ملاپ کی ہوس ہو یا روحوں کے میلاپ کی۔ لیکن عشق ہوس کے جزبے سے پاک جزبہ ہے۔

(3) عشق

عشق کی دو اقسام ہیں عشق مجازی اور عشق حقیقی۔ عشق ایسا جزبہ ہے کہ جسمیں انسان بے لوث ہوتا ہے کسی کی خاطر جان لے بھی سکتا ہے اور جان دے بھی سکتا ہے جب حضرت ابراہیم کو آگ میں پھینکا گیا تو انہوں نے زندگی کی کوئی پروا نہ کی اور اپنی زندگی داؤ پہ لگا دی اس پروانہ کرنے کا نام عشق ہے۔ جب حضرت اسمایل پر انکے والد حجرت ابراہیم نے چھری پھیرنے کا ارادہ کیا ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو بے چوں چراں ذبح ہونے کیلیے اپنی زندگی کی پروا کیے بغیر چپ چاپ لیٹ گئے اس پروانے کا نام عشق ہے۔ یہ عشق حقیقی کی مثالیں ہیں۔

عشق مجازی میں کوئی اپنے محبوب کی خاطر مجنوں بن جاتا ہے کوئی فرہاد بن جاتا

ہے کوئی رانجھا بن جاتا ہے اس مجازی عشق میں کوئی ہوس نہیں ہوتی کوئی جسمانی ہوس کی طلب نہیں ہوتی اس طلب کا نہ ہونے کا نام عشق ہے لیکن یہ عشق مجازی ہے۔ جبکہ عشق حقیقی میں سب کچھ اللہ رسول ﷺ کی خاطر قربان کرنے کا نام عشق حقیقی ہے اللہ کی خاطر جو انبیاء کرام نے قربانیاں دیں یہ عشق حقیقی کی زندہ مثالیں ہیں ۔ جب اللہ نے اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا اے حبیب اگر آپ ﷺ کو بنانا مقصود نہ ہوتا تو میں کچھ بھی نہ بناتا، دو جہاں میں اور تمام جہاں میں یہاں تک کہ اپنے آپکو بھی ظاہر نہ کرتا یہ عشق اللہ کا اپنے حبیب کیلئے ہے کہ اللہ اپنے حبیب کی خاطر خود کو بھی ظاہر نہ کرتا اور خود کو ازل سے لیکر چھپائے رکھتا۔ کسی کی خاطر اپنے آپکو دنیا سے چھپا دینا ظاہر نہ کرنے کا نام عشق ہے۔

عشق کی تعریف و توصیف میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمت اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”لمعات“ میں عشق کی حقیقت اس طرح واضح کی ہے۔ بندہ مومن جس کا اعتقاد ہے کہ حق سبحانہ و تعالی تمام صفات کمالیہ سے موصوف ہے۔ اپنے کمالات کو ان ہی کے ذکر پر موقوف سمجھتا ہے اور وہ ہمیشہ حق تعالی کے نام کو یاد کرتا رہا ہے اور ان کی نعمتوں اور رعنائیوں کو ملاحظہ کرتا رہتا ہے۔ اس حال پر مداومت کی وجہ سے اس کے دل میں بے قراری، اضطراب اور قلق و جوش کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور روز بروز ترقی کرتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ

حق تعالی کا نام مبارک بھی زبان پر نہیں لا سکتا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی روح جسم سے پرواز کر جائے گی۔ بقول شاعر

و یدرکنی في ذکرھا قشعریر

لھا بین جلد والعظام دبیب

مجھے اپنے محبوب کے ذکر کے وقت کپکپی سی ہوتی ہے میری جلد اور ہڈیوں میں اس کی باریک سی حرکت محسوس ہوتی ہے غرض جب نفس میں یہ کیفیت متمکّن بن جاتی ہے تو جوہر قلب میں اتر جاتی ہے اور نفس ناطقہ پر اس کا رنگ چڑھ جاتا ہے تو اس کو نسبت عشق سے تعبیر کرتے ہیں۔

اس طویل بحث کے بعد ایک بات تو روز عیاں کی طرح واضح ہوگئ ہے کہ عشق پاک جزبے کا نام ہے اسمیں کوئی ہوس کوئی غرض نہیں ہوتی بس اللہ اسکے محبوب کی خوشنودی دیکھی جاتی ہے۔

اور اہل اسلام جو لفظ عشق نبی پاک ﷺ کے لیے استعمال کرتے ہیں یہ بالکل شریعت کے مطابق ہے۔ پیار میں ہوس اور محبت میں بھی کوئی ضرورت ہو سکتی ہے لیکن عشق میں کوئی ہوس نہیں ہوتی صرف اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ کی خوشنودی ہوتی ہے۔ لہذا لفظ عشق کا استعمال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جب ہم سنی مسلمان اپنے نبی کریم ﷺ کے لئے عشق، عاشق لفظ استعمال کرتے ہیں تو یہ لوگ (وہابی دیوبندی) ہمیں کہتے ہیں کہ تم جو محمد ﷺ کے لئے عاشق رسول ﷺ استعمال کرتے ہو یہ بازاری لفظ ہے یہ صنف نازک کیلے استعمال کیا جاتا ہے۔ کیا تم اپنی ماں بہن بیٹی کیلے یہ لفظ استعمال کر سکتے ہو۔ تو ان کو جواب دینے سے پہلے میں بتا دوں قرآن و حدیث میں اللہ نے نبی پاک ﷺ کو حبیب کہہ کر پکارا ہے محبوب لفظ اسی سے دریافت ہوتا ہے اور یہی محبوب لفظ صنف نازک کیلے استمال کیا جاتا ہے کیا اللہ نے نبی پاک ﷺ کو محبوب کہہ کے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بازاری زبان میں نبی پاک ﷺ سے خطاب کیا ہے۔ حبیب اسکو کہتے ہیں جو محبوب ہو اور محبوب وہ ہوتا ہے جس سے محبت ہو عشق ہو۔ شاعر اپنے عاشق کیلے محبوب کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ اب دیابنہ اور وہابیہ سے گذارش ہے تم اپنی ماں، بہن اور بیٹی کو محبوبہ کہہ کر کیوں نہیں بلاتے ہو؟

حضور سید عالم ﷺ اللہ تعالی کے محبوب تھے یا نہیں کیا اللہ نبی پاک ﷺ کا محب تھا یا نہیں آئیں دیکھتے ہیں ۔ کیا قرآن و احادیث میں نبی پاک ﷺ کو حبیب نہیں کہا گیا۔ کیا اللہ پاک کے محبوب بندے اور رسول اور محبوب ہستی نبی پاک ﷺ نہیں ہیں ۔ کیا اللہ نے قرآن میں نبی پاک ﷺ کی جان کی قسم نہیں کھائی اور جان کی قسم بھی اسی کی کھائی جاتی ہے جو سب سے زیادہ پیارا ہوتا ہے عزیز

ہوتا ہے اور سب سے پیارا اور عزیز بھی وہی ہوتا ہے جسکا کوئی محب ہوتا ہے یا جسکا وہ محبوب ہوتا ہے۔ کیا قرآن میں اللہ نے نبی پاک ﷺ کی زلفوں کی قسم نہیں کھائی۔ کیا اللہ نے پیار سے نبی پاک کیلے یا ایّھا المدثر کہہ کر نہیں پکارا۔ کیا اللہ نے حدیث میں یہ نہیں فرمایا مفہوم حدیث اے میرے حبیب ﷺ اگر میں آپ ﷺ کو نہ بناتا تو کچھ بھی نہ بناتا نہ زمین نہ آسمان نہ عرش فرش نہ جن نہ انس نہ جنت نہ دوزخ غرض کچھ نہیں میں اپنے آپ کو بھی چھپا دیتا اپنے آپکو بھی ظاہر نہیں کرتا

(المصنف مواہب الدنیہ ، نشر الطیب)

کیا اتنی بڑی بات کوئی کسی کیلئے کہہ سکتا ہے کہ میں اپنے آپکو بھی ظاہر نہیں کرتا ایسا وہی کر سکتا ہے جسکا وہ محبوب ہو۔ جب اللہ پاک نبی پاک ﷺ کا محب ہے۔ تو ہم مسلمانان اہلسنت و جماعت اللہ کی اس سنت پر عمل کیوں نہ کریں کیوں نبی پاک ﷺ کو اپنی زندگی کی محبوب ہستی نہ کہیں کیوں ہم سنی خود کو نبی پاک ﷺ کا عاشق نہ کہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ نبی پاک ﷺ کو حبیب کہتا ہے تو حبیب وہی ہوتا ہے جو محبوب ہوتا ہے اور محبوب وہی ہوتا ہے جسکا کوئی محب ہوتا ہے۔ اگر اللہ نبی پاک ﷺ کا محب ہے تو ہم اللہ پاک کے اس طریقے سنت سے روگردانی کیوں کریں اگر اللہ کے محبوب نبی پاک ﷺ ہیں تو ہم سنیوں کے محبوب بھی نبی

پاک ﷺ ہیں اور ہم اللہ کی سنت پہ عمل کرتے ہوئے عاشق رسول ﷺ ہیں۔

کیا اللہ قرآن میں حدیث میں حبیب کہہ کے نہیں پکارتا کیا محوب لفظ حبیب لفظ سے دریافت نہیں ہوتا کیا اللہ پاک نبی پاک ﷺ کیلے حبیب کا لفظ استعمال کرکے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ بازاری زبان میں نعوذ باللہ خطاب کررہاہے۔ اللہ پاک کا جو محبوب ہمارا بھی وہ محبوب ہے۔

عشق اور لفظ عاشق پہ فتوی لگانے والوں وہابیوں دیوبندیوں اللہ تعالیٰ نے جو حبیب لفظ قرآن اور احادیث میں استعمال کیا ہے جسکا مطلب محبوب ہوتا ہے اور محبوب بھی وہی ہوتا ہے جسکا کوئی محب ہوتا ہے اس پہ فتوی لگا سکتے ہو اللہ کے اس لفظ حبیب کو چیلنج کرسکتے ہو ایسا سوچو گے بھی تو اللہ تمہیں عبرت کا نشان بنادیگا

یہ قانون غلط، بے بنیاد اور عام ذہن رکھنے والوں کو متزلزل کرنے والا ہے کہ "جو ماں بہن کیلئے ذکر نہیں کرسکتے وہ رسول اللہ ﷺ کیلئے بھی استعمال نہیں کرسکتے اور اس قانون کا مطلب یہ ہے کہ جو ماں بہن کیلئے استعمال کرسکتے ہیں وہی رسول اللہ ﷺ کیلئے استعمال کریں۔ یہ بھی سراسر غلط ہے۔

قاری صہیب احمد میر محمدی وھابی دیوبندی غیر مقلد سلفی کو چاہیے کہ وہ ہم سنی مسلمانوں پر لفظ عشق کے استعمال پر کڑی تنقید اور فتوی لگانے سے پہلے اپنی گھر کی خبر لینی چاہیے

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی حج کے موقع پر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ عشق صادق ملاحظہ ہو کہ اول تو آپ منزلوں دور تھے کہ اونٹ سے اتر کر پیدل چلتے رہے اور پھر جب روضۂ اقدس پر نظر پڑی تو جوتے اتار کر بغل میں دبا لیے اور نوکیلے پتھروں سے بھرا ہوا راستہ ننگے پاؤں طے کرتے رہے۔

(سوانح قاسمی،ج3، ص:31)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں مدینہ کے سفر خرچ کا حساب نہ کیا جاوے، کیوں کہ وہ عاشقانہ سفر ہے اور حساب تقاضائے عشق کے خلاف ہے۔(ملفوظات حسن العزیز)

وہابی دیوبندی مولوی محمد عبداللہ نے ماہنامہ الفاروق میں بتاریخ جمادی الثانی 1437 ھجری میں ایک مضمون تحریر کیا بنام اکابر دیوبند کی محبت رسول ﷺ جس میں اکثر و بیشتر لفظ عشق کو بیان کیا۔

وہابی مفتی محمد عارف باللہ القاسمی نے علمائے دیوبند اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک مضمون تحریر کیا جس میں اس نے کہا کہ رسول اکرم ﷺ سے عشق و محبت اور شیفتگی و وارفتگی میں کمال کو پہونچنے والے علماء حق میں جہاں امام غزالی، جنید بغدادی، شبلی، رومی، سعدی، رازی، جامی، شیخ عبد القادر جیلانی، حافظ شیرازی، شیخ فرید الدین عطار، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبد العزیز دہلوی

رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ کے نام لئے جاتے ہیں اور نیز علماء دیوبند کا بھی ذکر کیا

وہابی دیولی مولوی ابو طلحہ محمد اظہار الحسن محمود نے ایک کتاب تحریر کی جس کو عشق رسول اور علماء دیوبند کے نام سے موسوم کیا اور کہا کہ اپنے موضوع پر پہلی اور لازوال پیشکش ہے

حیات ابن تیمیہ نامی کتاب میں عشق رسول کی چنگاری کے متعلق صفحہ 76 پر لکھا ہوا موجود ہے (ناشر المکتبۃ السلفیہ)

سوانح حیات نامی کتاب میں ایک فارسی نظم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے متعلق تحریر کی گئی ہے (صفحہ 160)

مذکورہ بالا کتاب کے صفحہ 161 پر یہ تحریر کیا ہوا ہے

یا نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کے عشق میں جل بل گیا ہے اب رحم فرمائیے

(سوانح حیات غلام رسول غیر مقلد صفحہ 161)

اب یا نبی اور لفظ عشق جائز ہو گیا

طوالت کی وجہ سے اسی پر موقوف کیا جاتا ہے ورنہ ان وھابی دیوبندیوں کی کئی ایسی کتابیں ہیں جس میں لفظ عشق کو استعمال کیا ہے، عشق اور لفظ عاشق پہ فتوی لگانے والوں وہابیوں دیوبندیوں اب اپنے علماء پر لگاؤ

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ لفظ عشق غلط محبت کا نام نہیں ہے بلکہ

جائز محبت کا نام ہے اور اس کا ذکر قرآن مجید میں فرط محبت سے تعبیر کیا گیا ہے اور حدیث میں عشقھا کا ذکر ہے اللہ ہمیں نبی پاک کا سچا عاشق رسول ﷺ بنا دے اور نبی پاک ﷺ کے گستاخوں کو نیست و نابود کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان بد مذہبوں سے بچائے جو نبی ﷺ کے عشق کو نعوذ باللہ بازاری لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اللہ انہیں سچ جھوٹ حق و باطل پہچاننے اور ان میں تمیز کرنے کی توفیق دے۔ اللہ ہم مسلمانان اہل سنت و جماعت کو سچا عاشق رسول بنائے تاکہ ہم دشمنان رسول ﷺ کا ایسے ہی منہ توڑ جواب دیتے رہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: جلال الدین احمد امجدی رضوی

نائے گائوں ضلع ناندیڑ مہاراشٹرا

ردرور منڈل ضلع نظام آباد تلنگانہ الھند مدرس جامعہ قادریہ رضویہ

(بتاریخ ۲۴/نومبر بروز اتوار ۲۰۱۹/عیسوی)

الجواب الصحیح

فقط محمد اسلام خان رضوی مصباحی صاحب قبلہ

صدر المدرسین مدرسہ گلشن رضا کولبی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر الھند

ذالك هوالحق وبالقبول احق

محمد شاھد رضا صدیقی قادری رضوی غفرلہ

ولا بویہ خادم مدرسہ قادریہ ریاض البنات نرسی ضلع ناندیڑ مہاراشٹر انڈیا

ماشاءاللہ بہت ہی عمدہ وجامع و تحقیق جواب الجواب ھوالجواب و اللہ ھوالمجیب المصیب المثاب

فقط محمد آفتاب عالم رحمتی مصباحی دہلوی

خطیب وامام جامع مسجد مہاسمند (چھتیس گڑھ)

ماشاءاللہ سبحان بہت نفیس و تحقیقی جواب ہے

الجواب صحیح و المجیب نجیح

فقط محمد امجد علی نعیمی، رائے گنج اتر دیناج پور مغربی بنگال

خطیب وامام مسجد نیم والی مرادآباد اترپردیش الھند

ماشاءاللہ مفصل و مدلل جواب الجواب صحیح و المجیب نجیح

فقط محمد معصوم رضا نوری منگلور کرناٹک انڈیا

اللہ تعالی کے لئے لفظ عاشق استعمال کرنا کیسا ہے؟

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام مسئلہ ھٰذا میں کہ:

کمال حسنِ یوسف پہ فقط زلیخا عاشق تھی

خود خدا جس پہ عاشق ہے وہ صورت ہے محمد کی

کیا مذکورہ بالا شعر درست ہے اس کے متعلق حکم شرع کیا ہے نیز اللہ تعالی کے لئے لفظ عاشق استعمال کرنا کیسا ہے۔

قرآن واحادیث کی روشنی میں مفصل جواب عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی

الجواب:

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ

الجواب بعون الملک الوھاب

اس شعر کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ اس کا پہلا مصرع یعنی کمال حسنِ یوسف پہ فقط زلیخا عاشق تھی اس میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن اس شعر کے دوسرے مصرع میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں لفظ عاشق کو استعمال کیا گیا اور کہا کہ خود خدا جس پر عاشق ہے اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں لفظ عاشق استعمال کرنا ناجائز و حرام ہے کیونکہ عشق کا معنی محبت کی وہ منزل ہے جس میں جنون پیدا ہوجائے اور یہ معنی اللہ تعالیٰ کے حق میں یقینی طور پر محال (ناممکن) ہے اور محال معنی کا صرف وہم بھی ممانعت کے لیے کافی ہوتا ہے. جیساکہ ردالمحتار میں ہے:

"مجردایھام المعنی المحال کاف فی المنع"

یعنی صرف معنی محال کا وہم ممانعت کے لئے کافی ہے۔

(ردالمحتار کتاب الحظروا لاباحۃ فصل فی البیع داراحیاء التراث العربی بیروت ج 5 ص 253)

حضرت العلام مولانا امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی رضی اللہ تعالی عنہ اپنی کتاب الانوار لاعمال الابرار میں اپنے اور شیخین مذہب امام رافعی وہ ہمارے علماء حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل فرماتے ہیں:

"لوقال انا اعشق اللہ اویعشقنی فبتدع و العبارة الصحیحة ان یقول احبه و یحبنی کقوله تعالی یحبهم ویحبونه"

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ تعالی سے عشق رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے عشق رکھتا ہے تو وہ بدعتی ہے لہذا عبارت صحیح یہ ہے کہ وہ یوں کہے کہ میں اللہ تعالی سے محبت کرتا ہوں اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالی کے اس ارشاد کی طرح "اللہ تعالی ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ لوگ اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہیں"

(الانوار لاعمال الابرار کتا ب الردة المطبعة الجمالیہ مصر ج 2 ص 321)

حضرت العلام مولانا مفتی امام ابن حجر مکی قدسی سرہ الملکی نے اعلام میں نقل

فرما کر مقرر رکھا۔

"اقول : وظاهر ان منشاء الحكم لفظ يعشقنى دون ادعائه لنفسه الاترى الى قوله ان العبارة الصحيحة يحبنى ثم الظاهر ان تكون العبارة بواؤالعطف كقوله احبه ويحبنى فيكون الحكم لاجل قوله يعشقنى والا فلا يظهر له وجه بمجرد قوله اعشقه فقد قال العلامة احمد بن محمد بن المنير الاسكندرى فى الانتصاف ردا على الزمخشرى تحت قوله تعالى فى سورة المائدة يحبهم ويحبونه بعد اثبات ان محبة العبد اللّٰه تعالى غير الطاعة وانها ثابتة واقعة بالمعنى الحقيقى اللغوى مانصه ثم اذا ثبت اجراء محبة العبد اللّٰه تعالى على حقيقتها لغة فالمحبة فى اللغة اذا تاكدت سميت عشقا فمن تاكدت محبته للّٰه تعالى وظهرت آثارتأكدها عليه من استيعاب الاوقات فى ذكره وطاعته فلا يمنع ان تسمى محبته عشقا اذ العشق ليس الا المحبة البالغة اه لكن الذى فى نسختى

الانوار ونسختين عندى من الاعلام انما هو بأو فليستأمل وليحرر ثم اقول لست بغافل عما اخرج واالله تعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم واحكم۔"

اقول: (میں کہتا ہوں) ظاہر یہ ہے کہ منشائے حکم لفظ "يعشقى" ہے نہ کہ وہ لفظ جس میں اپنی ذات کے لئے دعوی عشق کیا گیا ہے کیا تم اس قول کو نہیں دیکھتے کہ صحیح عبارت "یحبنی" ہے پھر ظاہر ہے کہ عبارت واؤ عاطفہ کے ساتھ ہے جیسے اس کا قول ہے احبہ، ویحبنی یعنی میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے محبت رکھتا ہے پھر حکم اس کے یعشقنی کہنے کی وجہ سے ہے ورنہ اس کے صرف اعشقہ کہنے سے کوئی امتناعی وجہ ظاہر نہیں ہوتی۔ چنانچہ علامہ احمد بن محمد منیر اسکندری نے "الانتصاف" میں علامہ زمخشری کی تردید کرتے ہوئے فرمایا جو اللہ تعالی کے اس ارشاد کے ذیل میں جو سورۃ مائدہ میں مذکور ہے: یحبھم و یحبونہ، (اللہ تعالی ان سے محبت رکھتا ہے اور وہ اس سے محبت رکھتے ہیں) اس بات کو ثابت کرنے کے بعد کہ بندے کا اللہ تعالی سے محبت کرنا اس کی اطاعت

(فرمانبرداری) سے جدا ہے (الگ ہے) اور محبت معنی حقیقی لغوی کے طور پر ثابت اور واقع ہے (جیسا کہ) موصوف نے تصریح فرمائی پھر جب بندے کا اللہ تعالی سے محبت کرنے کا اجراء حقیقت لغوی کے طریقہ سے ثابت ہوگیا اور محبت بمعنی لغوی جب پختہ اور مؤکد ہوجائے تو اسی کو عشق کا نام دیا جایا تا ہے پھر جس کی اللہ تعالی سے پختہ محبت ہوجائے اور اس پر پختگی محبت کے آثار ظاہر ہوجائیں (نظر آنے لگیں) کہ وہ ہمہ اوقات اللہ تعالی کے ذکر وفکر اور اس کی اطاعت میں مصروف رہے تو پھر کوئی مانع نہیں کہ اس کی محبت کو عشق کہا جائے۔ کیونکہ محبت ہی کا دوسرا نام عشق ہے اھ لیکن میرے پاس جو نسخہ "الانوار" ہے وہ دو نسخے میرے پاس "الاعلام" کے ہیں ان میں عبارت مذکورہ صرف "آو" کے ساتھ مذکور ہے لہذا غور وفکر کرنا چاہیئے اور لکھنا چاہیئے میں کہتا ہوں کہ میں نے اس سے بے خبر نہیں جس کی موصوف نے تخریج فرمائی اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے اور اس عظمت والے کا علم بڑا کامل اور بہت پختہ ہے۔

سرکار اعلی حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ اسی طرح کے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ "ناجائز ہے کہ معنی عشق اللہ عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے۔ اور ایسا لفظ بے ورود ثبوت شرعی حضرت عزت کی شان میں بولنا ممنوع قطعی"۔

(فتاوی رضویہ ج21ص144تا116)

شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت العلام مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالی کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان تینوں (دل بر, دل ربا اور معشوق) میں سے کسی کا اطلاق صحیح نہیں یعنی یہ کہنا جائز نہیں کہ حضور اقدس ﷺ اللہ تعالی کے دل بر، دل ربا، معشوق ہیں اس لئے کہ دل بر، دل ربا کہنے میں باری تعالی کے لئے ایہامِ تجسم ہے اور معشوق کہنے میں اثباتِ نقص. کیونکہ عشق کا حقیقی معنیٰ محبت کی وہ منزل ہے جس میں جنون پیدا ہو جائے".

(المواهب الالهيه فى الفتاوى الشرفيه المعروف فتاوى شارح بخارى ج1 ص 281)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں لفظ عاشق استعمال کرنا ناجائز و حرام ہے لہذا اس شعر کا دوسرا مصرع خود خدا جس پہ عاشق ہے وہ صورت ہے محمد کی کہنا جائز نہیں ہے مگر اس طرح کہا جائے تو بہتر ہو گا اور

رہے گا کہ خود خدا جس پہ محب ہے وہ صورت محمد ﷺ کی. واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: جلال الدین احمد امجدی رضوی ارشدی

نائے گائوں ضلع ناندیڑ مہاراشٹرا.. مدرس جامعہ قادریہ رضویہ

ردرور منڈل ضلع نظام آباد تلنگانہ الھند

بتاریخ ۲/فروری بروز اتوار ۲۰۲۰ عیسوی

الجواب صحیح والمجیب نجیح

فقط محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم الحدیث والافتاء بجامعۃ النور جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) کراچی

ماشاءاللہ بہت خوب الجواب ھوالجواب واللہ ھوالمجیب المصیب المثاب

فقط محمد آفتاب عالم رحمتی مصباحی دہلوی

خطیب وامام جامع مسجد مہاسمند (چھتیس گڑھ)

الجواب صحیح والمجیب نجیح

فقط محمد امین قادری رضوی

دیوان بازار مرادابادیوپی الہند

الجواب صحیح والمجیب نجیح

فقط محمد امجد علی نعیمی

رائے گنج اتر دیناج پور مغربی بنگال، خطیب وامام مسجد نیم والی مرادآبا اتر پردیش الھند

الجواب صحیح والمجیب نجیح

اسیر حضور تاج الشریعہ محمد عامل رضا خان المعروف ضیاء انجم قادری رضوی

مقام کھمریاپوسٹ تکونیاں ضلع لکھیم پور کھیری یوپی الہند

الجواب صحیح والمجیب نجیح

فقط محمد الطاف حسین قادری

خادم التدریس دارالعلوم غوث الوری ڈانگا لکھیم پور کھیری یوپی الھند

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

﴿قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿محرم میں نکاح﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿روایتوں کی تحقیق (تین حصے)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿بریک اپ کے بعد کیا کریں؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ایک نکاح ایسا بھی﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿کافر سے سود﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿میں خان تو انصاری﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿جرمانہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سفر نامہ بلاد خمسہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿منصور حلاج﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿فرضی قبریں﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سنی کون؟ وہابی کون؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿رَضا یا رِضا﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿786/92﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿کلام عبید رضا﴾	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
﴿تحریرات لقمان﴾	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد

﴿بنت حوا(ایک سنجیدہ تحریر)﴾	از قلم کنیز اختر
﴿عورت کا جنازہ﴾	از قلم جناب غزل صاحبہ
﴿تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام﴾	از قلم عرفان برکاتی
﴿اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)﴾	از قلم عرفان برکاتی
﴿مسائل شریعت (جلد1)﴾	از قلم سید محمد سکندر وارثی
﴿اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا﴾	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
﴿مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں﴾	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
﴿مفتی اعظم ہند اپنے فضل وکمال کے آئینے میں﴾	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
﴿سفر نامہ عرب﴾	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
﴿من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق﴾	از قلم زبیر جمالوی
﴿ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت﴾	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
﴿علم نور ہے﴾	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
﴿یہ بھی ضروری ہے﴾	از قلم محمد حاشر عطاری
﴿مومن ہو نہیں سکتا﴾	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
﴿جہان حکمت﴾	از قلم محمد سلیم رضوی
﴿ماہ صفر کی تحقیق﴾	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری
﴿فضائل ومناقب امام حسین﴾	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
﴿شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر﴾	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

﴿تحریرات بلال﴾	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
﴿معارف اعلیٰ حضرت﴾	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
﴿نگارشات ہاشمی﴾	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
﴿ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ)﴾	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
﴿امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں﴾	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
﴿زر خانۂ اشرف﴾	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
﴿حضرت خضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ﴾	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
﴿ایمان افروز تحاریر﴾	از قلم محمد ساجد مدنی
﴿انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق﴾	از قلم اسعد عطاری مدنی
﴿رشحات ابن حجر﴾	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
﴿تجلیات احسن (جلد 1)﴾	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
﴿درس ادب﴾	از قلم غلام معین الدین قادری
﴿تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)﴾	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
﴿حق پرستی اور نفس پرستی﴾	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
﴿خوان حکمت﴾	از قلم محمد سلیم رضوی
﴿صحابہ یا طلَقاء؟﴾	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
﴿روشن تحریریں﴾	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
﴿تحریرات ندیم﴾	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری

﴿امتحان میں کامیابی﴾	ازقلم ابن شعبان چشتی
﴿اہمیتِ مطالعہ﴾	ازقلم دانیال سہیل عطاری
﴿دعوت انصاف﴾	ازقلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
﴿حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات﴾	ازقلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
﴿تحریرات ابن جمیل﴾	ازقلم ابن جمیل محمد خلیل
﴿ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)﴾	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
﴿مسئلۂ استمداد﴾	ازقلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
﴿حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی﴾	ازقلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
﴿(میرے قلم دان سے﴾	ازقلم احمد رضا مغل
﴿عوامی باتیں (حصہ 1)﴾	ازقلم فیصل بن منظور
﴿تحقیقات اویسیہ (جلد 1)﴾	ازقلم علامہ اویس رضوی عطاری
﴿امیر المجاہدین کے آثار علمیہ﴾	ازقلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
﴿رافضیوں کا رد﴾	ازقلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
﴿چھوتی بیماریاں﴾	ازقلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
﴿فتاوی کرامات غوثیہ﴾	ازقلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
﴿غامدیت پر مکالمہ﴾	ازقلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
﴿خودکشی﴾	ازقلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
﴿مقالاتِ بدر (جلد 1)﴾	ازقلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ

﴿ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)﴾	پیشکش دار التّحقیقات انٹر نیشنل
﴿سردی کا موسم اور ہم﴾	از قلم خالد تسنیم المدنی
﴿رد ناصر رامپوری﴾	از قلم میثم عباس قادری رضوی
﴿چشمۂ حکمت﴾	از قلم محمد سلیم رضوی
﴿کتابوں کے عاشق﴾	از قلم محمد ساجد مدنی
﴿عبد السلام نامی علما و مشائخ﴾	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
﴿التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب﴾	از قلم شعیب عطاری جلالی
﴿تحریر کی ضرورت و اہمیت﴾	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
﴿دشمن صدیق و عمر رضی اللہ عنہما﴾	از قلم امام جلال الدین سیوطی
﴿عرفان بخشش شرح حدائق بخشش﴾	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
﴿وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ﴾	از قلم شاعر عمران اشفاق
﴿موسیقی فقہاے کرام کی عدالت میں﴾	از قلم محمد بلال ناصر
﴿ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)﴾	پیشکش دار التّحقیقات انٹر نیشنل
﴿مختصر مگر مفید﴾	فیصل بن منظور
﴿اللہ ورسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال﴾ یہ کتاب	جلال الدین احمد امجدی رضوی ارشدی

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm

9102520764

BANK DETAILS

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate



اللہ ورسول کے لیے لفظ
عشق
کا استعمال کرنا کیسا؟

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)